احمدی احباب کی تعلیم و تربیت کے لئے

خطبہ نمبر 38

منگل 17 ستمبر 2013ء

روزنامہ

1913ء سے جاری شدہ

FR-10

الفضل

The ALFAZL Daily

ٹیلی فون نمبر 047-6213029

web: http://www.alfazl.org
email: editor@alfazl.org

ایڈیٹر : عبدالسمیع خان

منگل 17 ستمبر 2013ء 10 ذیقعد 1434 ہجری 17 تبوک 1392 ہش جلد 63-98 نمبر 212

انصاف بھی صدقہ ہے

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا لوگوں کے جوڑ جوڑ پر صدقہ فرض ہے ہر دن جب کہ سورج چڑھے یہ صدقہ ضروری ہے دو آدمیوں کے درمیان انصاف سے کام لو یہ بھی صدقہ ہے کسی شخص کی سواری کے کام میں تم مدد کرو اس کو سواری پر چڑھنے میں مدد دو یا اس کا سامان اس پر چڑھانے میں مدد دو یہ صدقہ ہے خوشگوار پاکیزہ بات کہنا بھی صدقہ ہے ہر قدم جس کے ذریعہ تم نماز کیلئے چل کر جاؤ صدقہ ہے اور راستہ سے تم تکلیف دہ چیز دور کرو یہ بھی صدقہ ہے۔

(صحیح بخاری کتاب الجہاد باب من اخذ بالرکاب حدیث :2767)

ملک شام کے حالات کا حکیمانہ تجزیہ اور اس کا حل، مالی اور جانی نقصان پر دکھ کا اظہار، حکمرانوں اور رعایا کو ان کی ذمہ داریوں کی یاددہانی

ہم احمدیوں کو انسانیت کی حفاظت کیلئے بہت زیادہ دعاؤں کی ضرورت ہے

حکمرانوں کی اطاعت کرو۔ ان کی ذمہ داریوں کا مؤاخذہ ان سے اور تمہاری ذمہ داریوں کا مؤاخذہ تم سے ہوگا

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے خطبہ جمعہ فرمودہ 13 ستمبر 2013ء بمقام بیت الفتوح مورڈن لندن کا خلاصہ

خطبہ جمعہ کا یہ خلاصہ ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مورخہ 13 ستمبر 2013ء کو بیت الفتوح مورڈن لندن میں خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا جو کہ مختلف زبانوں میں تراجم کے ساتھ ایم ٹی اے پر براہ راست نشر کیا گیا۔ حضور انور نے شام میں ہونے والی جنگ، ملکی املاک، عمارتوں اور شہروں کو تباہ و برباد کرنے اور بے دریغ انسانی جانوں کے ضیاع پر نہایت رنج والم اور دکھ کا اظہار کرتے ہوئے فرمایا کہ اس وقت دنیا بڑی تیزی سے تباہی کی طرف بڑھ رہی ہے۔ شام میں پیدا شدہ حالات کی وجہ سے بہت زیادہ تباہی پھیل سکتی ہے۔ شام کی اس جنگ میں اگر بیرونی طاقتیں شامل ہوئیں تو عرب دنیا کے علاوہ بعض ایشیائی ممالک کو بھی بہت زیادہ نقصان پہنچے گا اور پھر یہ جنگ صرف شام تک ہی محدود نہیں رہے گی بلکہ یہ عالمی جنگ کا پیش خیمہ ہوسکتی ہے۔ پس ہم احمدیوں کو دنیا کو تباہی سے بچانے کے لئے بہت زیادہ دعاؤں کی طرف توجہ دینے کی ضرورت ہے۔ انسانیت کیلئے عموماً اور مسلم دنیا کے لئے خصوصاً تباہی سے بچنے کے لئے ہمیں دعائیں کرنی چاہئیں۔ حضور انور نے ملک شام کی تاریخ بیان کرتے ہوئے شام کے حالات کے ضمن میں حضرت مصلح موعود کے 1925ء کے خطبہ جمعہ کا ذکر فرمایا جس میں آپ نے شام پر فرانس کے تسلط، عوام کا آزادی کی آواز اٹھانے اور پھر فرانس کا دمشق پر ایک بڑے ہوائی حملے کا بھی ذکر فرمایا۔ اس حملے سے حضرت مسیح موعود کا ایک الہام ’’بلائے دمشق‘‘ بھی پورا ہوا۔ فرمایا کہ بعض الہامات کئی مرتبہ بھی پورے ہوتے ہیں۔ فرمایا کہ ایک بلاء تو وہ تھی جو غیروں یعنی فرانس کے ہاتھوں آئی تھی اور ایک بلاء اب بھی آئی ہوئی ہے جو اپنوں کے ہاتھوں آئی اور گزشتہ تقریباً اڑھائی سال سے یہ دمشق اور شام میں تباہی پھیلا رہی ہے۔ پورے شام کو اس نے اپنی لپیٹ میں لے لیا ہے۔ حضور انور نے شام کے موجودہ حالات پر حقیقت پر مبنی ایک جامع تجزیہ بیان فرمایا اور پھر اس کا پُرامن اور پُرحکمت حل بھی بیان فرمایا۔

حضور انور نے آنحضرت ﷺ کی چند احادیث بیان فرمائیں جن میں حاکموں اور عوام کو ان کے رویوں اور ذمہ داریوں کی طرف توجہ دلائی گئی ہے۔ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ قیامت کے دن اللہ تعالیٰ کو لوگوں میں سے زیادہ محبوب اور اس کے زیادہ قریب انصاف پسند حاکم ہوگا اور سخت ناپسندیدہ اور سب سے زیادہ دور ظالم حاکم ہوگا۔ پھر حضور انور نے عوام کے اپنے حکمرانوں کے ساتھ سلوک کے بارے میں آنحضرت ﷺ کی یہ حدیث بیان فرمائی۔ کہ ایک صحابیؓ نے آنحضرت ﷺ سے پوچھا کہ اگر ہم پر ایسے حکمران مسلط ہوں کہ ہم سے اپنا حق مانگیں مگر ہمارا حق ہمیں نہ دیں تو ایسی صورت میں آپؐ ہمیں کیا حکم دیتے ہیں تو آپؐ نے فرمایا کہ ایسے حالات میں اپنے حکمرانوں کی بات سنو اور ان کی اطاعت کرو جو ذمہ داری ان پر ڈالی گئی ہے ان کا مؤاخذہ ان سے ہوگا اور جو ذمہ داری تم پر ڈالی گئی ہے اس کا مؤاخذہ تم سے ہوگا۔

پس حکمرانوں اور رعایا کو اس بات پر غور کرنے کی ضرورت ہے کہ فسادوں کو دور کرنے کے لئے اللہ تعالیٰ کے وعدے کے مطابق اللہ تعالیٰ کی طرف سے بھیجے ہوئے کو تلاش کریں اور اس کے دامن کو پکڑیں۔

حضور انور نے فرمایا کہ ہر ملک میں رہنے والے احمدی کا اپنے ملک سے وفا کا تقاضا ہے اپنے سیاستدانوں کو آنے والی تباہی سے ہوشیار کریں۔ اللہ تعالیٰ دنیا کو عقل دے اور خدا کے برگزیدہ کو ماننے کی توفیق عطا فرمائے۔ حاکموں اور رعایا کو اپنے حقوق ادا کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ مغرب کے حکمرانوں کی بھی آنکھیں کھولے کہ وہ عدل وانصاف سے کام لیں اور ظلم کرنے سے بچیں۔ اللہ تعالیٰ افراد جماعت کو ان حالات میں ہر شر سے محفوظ رکھے خاص طور پر شام میں بہت سارے احمدی بھی متاثر ہو رہے ہیں۔ فرمایا کہ اللہ تعالیٰ شام کے بارے میں انذاری الہام کے بعد جلد اس خوشخبری والے الہام کو بھی پورا فرمائے جس میں فرمایا گیا کہ یدعون لک ابدال الشام وعباداللّٰہ من العرب۔ اللہ تعالیٰ دنیا کو جنگ کی ہولناکیوں اور تباہیوں سے بچائے۔ آمین

ایم ٹی اے پیغام پہنچا رہا ہے

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں۔

’’ایم ٹی اے کا (دعوت الی اللہ) کے میدان میں بہت بڑا کردار ہے۔ دنیا میں اس کی وجہ سے نہ صرف احمدیت کا تعارف ہو رہا ہے بلکہ اکثر ممالک کی اکثر جگہوں پر احمدیت اور (۔) کا پیغام اس کے ذریعہ سے پہنچ چکا ہے۔ اب صرف ملکوں یا صرف چند شہروں میں پیغام پہنچا دینا ہی کافی نہیں ہم نے دنیا کے ہر شہر، ہر گاؤں، ہر قصبے اور ہر گلی میں اس کا پیغام پہنچانا ہے اور بہر حال اس کے لئے قربانیاں دینے کی ضرورت ہے۔ اس کے لئے دعاؤں کی ضرورت ہے۔‘‘

(خطبات مسرور جلد 6 صفحہ 467)

(بسلسلہ تعمیل فیصلہ جات مجلس شوریٰ 2013ء مرسلہ: نظارت اصلاح وارشاد مرکزیہ)

ضرورت اساتذہ

(برائے عائشہ پرائمری سکول سانگرہ)

نظارت تعلیم کے عائشہ پرائمری سکول سانگرہ میں پرائمری کلاسز کے لئے خواتین اساتذہ کی آسامیوں کیلئے ٹیچرز درکار ہیں۔ خواہشمند خواتین درخواست جمع کرواسکتی ہیں۔ درخواست دینے کے لئے ایک سادہ کاغذ پر ناظر صاحب تعلیم کے نام درخواست، اپنی تمام تعلیمی اسناد اور شناختی کارڈ کی نقول اور نظارت تعلیم کے شائع شدہ ملازمت کے فارم پر صدر/ امیر صاحب کی تصدیق کے ساتھ جمع کروائیں۔ نظارت تعلیم کے شائع شدہ فارم پر مکمل کوائف نہ ہونے کی صورت میں درخواست پر کارروائی نہ کی جائے گی۔ درخواست فارم نظارت تعلیم کے دفتر یا ویب سائٹ سے لئے جاسکتے ہیں۔

(نظارت تعلیم)

خطبہ جمعہ

اگر گھریلو سطح پر بھی اور کاروباری معاملات میں بھی سچائی پر مبنی گواہیاں ہوں، عدل قائم کرنے کے لئے گواہیاں ہوں تو ہمارا معاشرہ اس دنیا میں بھی جنت کا نمونہ پیش کر سکتا ہے

جو عہدیدار منتخب ہوئے ہیں اُن کا فرض بنتا ہے کہ اپنی کمزوریوں کو خدا تعالیٰ کے حضور پیش کرتے ہوئے اس سے مغفرت اور مدد کے طالب ہوں اور انصاف کے تقاضے پورے کرتے ہوئے اپنی ذمہ داریاں نبھائیں

انصاف کا معیار اللہ تعالیٰ نے دشمنوں کے ساتھ انصاف کرنا رکھا ہے۔ کیونکہ حقیقی تقویٰ اُسی وقت حاصل ہوتا ہے جب دشمن سے بھی عدل اور انصاف کا سلوک کیا جائے۔ تبھی ایک حقیقی مومن ہونے کا معیار حاصل ہوگا۔ تبھی دعوت الی اللہ کے راستے کھلیں گے

عدل اور انصاف کے تقاضے پورے کرنے کے بعد اللہ تعالیٰ جو ہمیں حکم دیتا ہے وہ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کے عہد کو پورا کرو

سب سے بڑا عہد جو اللہ تعالیٰ سے ایک مومن کا ہے، ایک احمدی کا ہے وہ عہد بیعت ہے۔ اگر اس عہد کی حقیقت کو ہم سمجھ لیں تو خود بخود تمام احکام پر عمل اور نیکیاں کرنے کی طرف توجہ پیدا ہو جائے گی

شادی ایک معاہدہ ہے۔ مرد اور عورت کے عہد و پیمان ہوتے ہیں۔ خاوند بیوی میں عہد ہوتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ یہ علیحدگی میں جو عہد و پیمان ہیں، بیشک اس کا کوئی ظاہری گواہ نہیں ہے لیکن اس عہد کو پورا کرنا بھی ضروری ہے

مومن وہی ہے جو مستقل مزاجی سے ان نیکیوں پر عمل کرتا اور اپنے عہدوں کو پورا کرتا ہے۔ اللہ کرے کہ یہ رمضان ہمیں بے شمار برکات کا حامل بنا کر جائے اور قرآنِ کریم میں دیئے گئے خدا تعالیٰ کے جو احکامات ہیں اُن کا پہلے سے بڑھ کر ہم میں اِدراک پیدا ہو

خطبہ جمعہ سیدنا حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ 9/ اگست 2013ء بمطابق 9 ظہور 1392 ہجری شمسی بمقام بیت الفتوح۔ لندن

خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے

آج کا خطبہ بھی گزشتہ خطبات کے تسلسل میں ہے۔ آج اُن دو اہم باتوں کا ذکر ہوگا جو معاشرے کے حقوق ادا کرنے، معاشرے سے فتنہ و فساد ختم کرنے، معاشرے میں امن و سلامتی پھیلانے، معاشرے میں عدل و انصاف قائم کرنے اور اپنے دلوں کو اللہ تعالیٰ کے احکامات کے تابع کرنے اور اپنے عہدوں کو پورا کرنے کے بارے میں روشنی ڈالتی ہیں یا ان میں اس بارے میں (دینی) تعلیم بیان ہوئی ہے جس کو مَیں نے ابھی بیان کیا ہے۔

آج ...... پر اعتراض ہوتے ہیں کہ نعوذ باللہ اس کی تعلیم میں سختی ہے۔ دہشتگردی اور فتنہ و فساد کے علاوہ کچھ نہیں ہے۔ ابھی چند دن پہلے ایک امریکن لکھنے والے نے لکھا کہ ...... میں جمعہ کا دن نعوذ باللہ فساد کا دن ہے، اور کافی کچھ ...... کے خلاف لکھا۔ جماعت نے اُس اخبار یا جہاں بھی لکھا گیا تھا اُن سے رابطہ کیا اور (دین حق) کی خوبصورتی کے بارے میں ہمارے ایک نوجوان نے بڑا اچھا مضمون لکھا۔ اور اس کے بارے میں مزید بھی میں نے اُن کو کہا ہے کہ وہاں مزید رابطے کر کے (دین حق) کی جو خوبصورت تعلیم ہے، (دین حق) کے جو مقاصد ہیں، جمعہ کے جو مقاصد ہیں، ان پر اس طرح کے مضامین لکھیں، artical لکھیں کہ لوگوں کو پتہ لگے۔

آج یہ جماعت احمدیہ کا ہی کام ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے عاشقِ صادق کے مشن کو آگے بڑھاتے ہوئے نہ صرف (دین حق) پر کئے گئے حملوں کا دفاع کریں بلکہ دلائل و براہین سے دشمن کا منہ بھی بند کریں۔ یہ ہمارا کام تو بہر حال ہے لیکن خدا تعالیٰ نے خود بھی ایسے انتظام کئے ہیں کہ بعض دفعہ ایسے انصاف پسند ...... کو بھی کھڑا کر دیتا ہے جو ...... کی خوبیوں کو بتانے لگ جاتے ہیں۔ چنانچہ ایک کیتھولک عیسائی ہیں، پروفیسر ہیں، سکالر ہیں۔ انہوں نے ڈیلی ٹیلیگراف (Daily Telegraph) میں گزشتہ دنوں مضمون لکھا جس میں اسلام اور مسلمانوں کی تعریف کی اور ایتھی ازم (Atheism) کے خلاف اور یہاں جو قومیت پسند تنظیمیں ہیں اُن کے خلاف باتیں کیں اور یہ لکھا کہ مسلمانوں کی جو اعلیٰ روایات ہیں، اعلیٰ تعلیمات ہیں ان کو قائم رکھنے کی کوشش کرنی چاہئے۔

آجکل مذہب اور اسلام پر اعتراض کرنے والے زیادہ تر یہی لوگ ہیں جو خدا تعالیٰ کے وجود سے منکر ہیں۔ بہر حال جیسا کہ میں نے کہا یہ کام تو آج ہمارا ہے کہ دین کی ضرورت اور زندہ خدا کے وجود کو دنیا پر ثابت کریں۔ کیونکہ ایک حقیقی (مومن) ہی اس کام کو سرانجام دے سکتا ہے اور زمانے کے امام سے جڑ کر احمدی ہی (دین حق) کی حقیقی تعلیم کو سمجھنے والے اور اُسے دنیا میں پھیلانے والے ہیں اور ہونے چاہئیں۔ اور یہ کام قرآنِ کریم کی تعلیم اور احکامات پر عمل کرنے سے ہی ہو سکتا ہے۔ جیسا کہ مَیں نے کہا تھا کہ آج اُن دو احکامات کے بارے میں کچھ کہوں گا جن کا اُس فہرست میں ذکر ہے جو سورۃ انعام کی آیات 152 اور 153 میں بیان ہوئی ہیں، اور جو مَیں گزشتہ چند خطبوں سے ذکر کر رہا ہوں۔ ان میں سے آج بیان ہونے والی باتوں میں پہلی بات عدل و انصاف سے

پبلشر و پرنٹر : طاہر مہدی امتیاز احمد وڑائچ | مطبع: ضیاء الاسلام پریس | مقام اشاعت : دار النصر غربی چناب نگر ربوہ | قیمت 5 روپے

متعلق ہے۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔(-)(الانعام:153)اور جب تم کوئی بات کروتو انصاف کی بات کرو۔ چاہے وہ شخص کتنا ہی قریبی ہو جس کے متعلق بات کی جارہی ہے۔

عدل کی مختلف صورتیں ہیں اور اس بارے میں قرآنِ کریم میں مختلف جگہوں پر تفصیلی احکامات بھی ہیں۔ اس گواہی کو جو قریبیوں کے بارے میں دی جاتی ہے، اللہ تعالیٰ نے دوسری جگہ مزید کھول کر بیان فرمایا ہے جس میں قریبی ہی نہیں بلکہ خود گواہی دینے والے کو بھی شامل فرمایا ہے اور والدین کو بھی شامل فرمایا ہے۔ سورۃ نساء کی آیت 136 ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ (-)(النساء:136)

اے وہ لوگو جو ایمان لائے ہو! اللہ کی خاطر گواہ بنتے ہوئے انصاف کو مضبوطی سے قائم کرنے والے بن جاؤ خواہ خود اپنے خلاف گواہی دینی پڑے، یا والدین اور قریبی رشتہ داروں کے خلاف۔ خواہ کوئی امیر ہو یا غریب، دونوں کا اللہ ہی بہتر نگہبان ہے۔ پس اپنی خواہشات کی پیروی نہ کرو۔ یہ نہ ہو کہ عدل سے گریز کرو اور اگر تم نے گول مول بات کی یا پہلو تہی کر گئے تو یقیناً اللہ جو تم کرتے ہو، اُس سے بہت باخبر ہے۔

یہاں گواہیوں کے بارے میں ایک اصولی بات بیان ہوگئی کہ تمہاری گواہیاں خالصۃً اللہ تعالیٰ کی رضا کے حصول کو مدّنظر رکھتے ہوئے ہونی چاہئیں اور اللہ تعالیٰ کے احکامات کے تابع ہونی چاہئیں۔

حضرت مسیح موعود ایک جگہ فرماتے ہیں کہ: ’’حق اور انصاف پر قائم ہو جاؤ اور چاہئے کہ ہر ایک گواہی تمہاری خدا کے لئے ہو‘‘۔ (اسلامی اصول کی فلاسفی روحانی خزائن جلد 10 صفحہ 361)

پس دنیا میں عدل اور انصاف قائم کرنے کا ایک ہی ذریعہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کی رضا مقصود ہو۔ اس کے علاوہ کبھی وہ اعلیٰ معیار قائم ہو ہی نہیں سکتا جو دنیا سے ناانصافی اور ذاتی غرضوں کے حصول کو ختم کر سکے۔

حضرت مسیح موعود نے ایک اور جگہ فرمایا کہ:

’’تمام قویٰ کا بادشاہ انصاف ہے۔ اگر یہ قوت انسان میں مفقود ہے تو پھر سب سے محروم ہونا پڑتا ہے‘‘۔ (ملفوظات جلد 2 صفحہ 24۔ ایڈیشن 2003ء مطبوعہ ربوہ)

پس عدل و انصاف کا وصف انسان میں ہونا اُس کی خوبیوں کو روشن تر کر دیتا ہے۔ اس آیت میں جو تفصیل بیان ہوئی ہے، اگر اس پر عمل ہو یعنی انصاف قائم کرنے کے لئے انسان اپنے خلاف گواہی دینے سے بھی گریز نہ کرے، اپنے والدین کے خلاف گواہی دینے سے بھی گریز نہ کرے اور قریبیوں کے خلاف بھی گواہی دینے سے نہ رُکے تو ایک حسین معاشرہ قائم ہو جاتا ہے جس کی مثال نہیں مل سکتی۔ جب فریقین میں مسئلہ پیدا ہو تو گواہیوں کی ضرورت پیش آتی ہے۔ ایسی صورت میں یا خود فریقین سے اپنے اپنے بیان دینے کے لئے کہا جاتا ہے یا بعض گواہوں کو پیش کیا جاتا ہے تا کہ مسئلہ کی حقیقت واضح ہو اور فیصلہ کرنے اور عدل و انصاف کرنے میں آسانی پیدا ہو۔ اگر گواہیاں ہی جھوٹی ہوں، اپنے بیانوں کو توڑ مروڑ کر ناجائز حق لینے کے لئے پیش کیا جارہا ہو تو پھر ہو سکتا ہے کہ فیصلہ کرنے والے کا فیصلہ بھی صحیح نہ ہو۔ صرف یہ نہیں کہ صحیح نہ ہو بلکہ بہت زیادہ غلط بھی ہو سکتا ہے اور ایسی صورت میں پھر گناہ گواہیاں دینے والوں کے سر ہے، فیصلہ کرنے والے کے سر نہیں ہے۔

بعض گواہ اپنے ذاتی فائدے کے لئے نہیں تو اپنے عزیزوں کو فائدہ پہنچانے کے لئے غلط گواہی دے جاتے ہیں۔ فیصلہ کرنے والے ادارے کو غلط راستہ پر ڈالنے کی کوشش کر رہے ہوتے ہیں اور پھر نتیجۃً گناہگار بنتے ہیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر کوئی غلط بیان دے کر میرے سے بھی غلط فیصلہ کرواتا ہے تو ایسا ہی ہے جیسا میں اُسے آگ کا ٹکڑا دلوا رہا ہوں۔

(مسند احمد بن حنبل جلد 8 صفحہ 643-642 حدیث اُمّ سلمة زوج النبی صلی اللہ علیہ وسلم حدیث نمبر 27253 عالم الکتب بیروت 1998ء)

پس جھوٹے بیان اور جھوٹی گواہیاں دے کر آگ کے ٹکڑے حاصل کرنے سے ہر ایک کو بچنا چاہئے۔ حقیقی مومن وہی ہے جو اس سے بچے۔

سورۃ نساء کی یہ آیت جو مَیں نے پڑھی تھی اس میں آگے پیچھے عائلی معاملات کے احکامات بھی آتے ہیں۔ پس وہ لوگ جو خاوند ہو یا بیوی ہو خاص طور پر اپنے ناجائز حقوق لینے کی کوشش کرتے ہیں، اسی طرح طلاق کی صورت میں، خلع کی صورت میں مرد یا عورت کے عزیز یا رشتہ دار غلط گواہی دے کر بعض ناجائز فائدے اُٹھانے کی کوشش کرتے ہیں، وہ عدل کا خون کر رہے ہوتے ہیں۔ اس طرح وہ اس سے دنیاوی عارضی فائدہ تو اُٹھا لیتے ہیں لیکن جیسا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا آگ کا ٹکڑا ہے جو وہ لے رہے ہوتے ہیں جو قیامت کے دن پھر بدانجام کی طرف لے جاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اس طرح فریقین بھی اور گواہان بھی اپنی خواہشات کی پیروی کر کے عدل سے دُور جا رہے ہیں۔ پس خواہشات کی پیروی نہ کرو، بلکہ عدل قائم کرنے کی کوشش کرو، انصاف قائم کرنے کی کوشش کرو۔

پھر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ (-)(النساء:136)

اور اگر تم نے گول مول بات کی یا پہلو تہی کر گئے تو یقیناً اللہ جو تم کرتے ہو اُس سے باخبر ہے۔ پس یہ جھوٹی گواہیاں فیصلہ کرنے والے انسان کو تو دھوکہ دے سکتی ہیں۔ جس کے پاس معاملہ ہے اُس کو دھوکہ دے سکتی ہیں۔ اُس سے اپنے حق میں اور دوسرے کے خلاف یا خلافِ انصاف فیصلہ کروا سکتی ہیں۔ لیکن اللہ تعالیٰ جو باخبر ہے اُسے ہم دھوکہ نہیں دے سکتے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے خاص طور پر صاف اور سیدھی بات کہنے کی طرف، جو قرآنی حکم ہے، اسی لئے توجہ دلوائی ہے کہ رشتے طے کرتے وقت بھی، آپس میں زندگی گزارتے وقت بھی اور اگر کوئی مسئلہ پیدا ہو تو اُس وقت بھی قُوْلُوْا قَوْلًا سَدِيْدًا (الاحزاب:71) سے کام لو اور اس کو کبھی نہ چھوڑو۔ اس کا چھوڑنا تمہیں تقویٰ سے دُور لے جائے گا۔ یہ تمہیں عدل اور انصاف سے دُور لے جائے گا۔ یہ معاشرے میں فساد کا ذریعہ اور باعث بنے گا۔

ہمارے قضاء میں بھی جب خلع اور طلاق کے معاملات آتے ہیں تو بعض میں خود بھی دیکھتا ہوں کہ انصاف پر مبنی اور حقائق پر مبنی نہ بیان دیئے جاتے ہیں، نہ ہی گواہان اپنی گواہیاں دیتے ہیں۔ اسی طرح لین دین کے معاملات ہیں، ان میں بھی بعض لوگ عارضی اور ذاتی فائدے کے لئے تقویٰ سے دُور ہٹ کر آگ کا گولہ لے رہے ہوتے ہیں۔ یہ آگ کا گولہ لینے والی جو حدیث ہے اس میں بھی دو بھائیوں کی جائیداد کا ذکر ہے جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پیش ہوئے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اُن کو یہی فرمایا کہ اگر کوئی چرب زبان ہے تو میرے سے فیصلہ کروا لے گا۔ لیکن یہ آگ کا گولہ ہے جو میں تمہیں دوں گا۔ اور قیامت کے دن یہی پھندا بنے گا۔ اس پر دونوں بھائیوں نے چیخ ماری اور رونا شروع کر دیا اور یہ کہا کہ ہم کچھ نہیں لیتے۔ اپنا حق چھوڑتے ہیں اور دوسرے کو دیتے ہیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یہ حق چھوڑنا بھی غلط ہے۔ تم لوگوں کا حق ہے تو ضرور لو اور اگر فیصلہ نہیں کر رہے، کوئی ایسے کاغذات نہیں ہیں جو ثبوت ہوں، کوئی گواہیاں ایسی نہیں جو ثبوت کے طور پر پیش ہو سکیں تو قرعہ اندازی کر لو، جو جس کے حصہ میں آئے وہ اُس پر راضی ہو جائے۔

(مسند احمد بن حنبل جلد 8 صفحہ 643-642 حدیث اُمّ سلمة زوج النبی صلی اللہ علیہ وسلم حدیث نمبر 27253 عالم الکتب بیروت 1998ء)

تو یہ ہے فیصلے نپٹانے کا طریقہ اور یہ ہے تقویٰ کا وہ معیار جو ایک مومن میں ہونا چاہئے۔ اللہ تعالیٰ ایسے لوگوں پر رحم فرمائے اور عقل دے جو انصاف کرنے میں روک بن رہے ہوتے ہیں۔

اگر گھریلو سطح پر بھی اور کاروباری معاملات میں بھی سچائی پر مبنی گواہیاں ہوں، عدل قائم کرنے

کے لئے گواہیاں ہوں تو ہمارا معاشرہ جنت کا نمونہ اس دنیا میں بھی پیش کرسکتا ہے۔

جیسا کہ میں نے کہا، قرآنِ کریم میں عدل کے بارے میں بھی تفصیلی احکامات ہیں۔ اس بارے میں ایک دو اور آیات مَیں پیش کرتا ہوں۔ اللہ تعالیٰ سورۃ نساء میں ہی فرماتا ہے کہ (-) (النساء:59) کہ یقیناً اللہ تمہیں حکم دیتا ہے کہ تم امانتیں اُن کے حق داروں کے سپرد کیا کرو اور جب تم لوگوں کے درمیان حکومت کرو تو انصاف کے ساتھ حکومت کرو۔ یقیناً بہت ہی عمدہ ہے جو اللہ تمہیں نصیحت کرتا ہے۔ یقیناً اللہ بہت سننے والا اور گہری نظر رکھنے والا ہے۔

اس آیت میں پہلی بات تو امانتوں کو حق داروں کے سپرد کرنے کی بیان فرمائی۔ اس بارے میں کچھ عرصہ پہلے میں ایک تفصیلی خطبہ دے چکا ہوں کہ یہ سال عہدیداران کے انتخاب کا سال ہے۔ اس لئے ذاتی خواہشات کو سامنے رکھتے ہوئے نہیں، خاندانی تعلقات کو سامنے رکھتے ہوئے نہیں، بلکہ انصاف کے تقاضے پورے کرتے ہوئے، امانت کا حق ادا کرتے ہوئے اپنی نظر میں ایسے عہدیدار منتخب کریں جو اپنے کام سے انصاف کرسکیں۔ بہرحال انتخاب تو ہو گئے۔ بعض جگہ خود منتخب کرنے والوں نے اپنی نظر میں بہتر عہدے داران منتخب کئے۔ بعض جگہ میں نے خود بعض تبدیلیاں کیں یا مشورے دینے والوں کے مشورے نہیں مانے اور اگر کوئی اچھا کام کر رہا تھا تو اسی کو رہنے دیا۔ ہر ایک کام کرنے کا ایک لیول ہے۔ جب اس تک کوئی انسان پہنچ جاتا ہے، اُس کی صلاحیتیں پہنچ جاتی ہیں تو پھر مزید اُس شعبہ میں ترقی نہیں ہوتی اور ہوسکتا ہے کہ وہی شخص جو ایک جگہ زیادہ بہتر کام نہ کر رہا ہو، دوسری جگہ بہتر کام کر دے۔ اس لئے بھی بعض تبدیلیاں کی گئی ہیں۔ بعض لوگوں کا خیال ہے کہ بعض تبدیلیاں ناراضگی کی وجہ سے کی گئی ہیں۔ ناراضگی سے زیادہ جماعتی مفاد کو دیکھا گیا ہے۔ جہاں میں نے سمجھا کہ جماعتی مفاد اس میں ہے کہ تبدیلیاں کی جائیں، وہاں انصاف کا تقاضا یہی تھا کہ ایسے شعبوں میں تبدیلیاں کی جائیں۔ دلوں کا حال تو خدا تعالیٰ جانتا ہے۔ ہم تو مشورے اور فیصلے ظاہری حالت کے مطابق ہی کرتے ہیں یا کر سکتے ہیں۔ لیکن بعض مقامی جماعتوں میں، بعض ممالک میں ابھی بھی ذاتی پسند اور قرابت داری کو ترجیح دیتے ہوئے عہدیدار منتخب کئے گئے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ایسے لوگوں کو عقل دے اور اُن پر بھی رحم فرمائے جو ذاتی ترجیحات کو انصاف پر مقدم سمجھتے ہیں۔

بہرحال یہ انتخاب تو ہو گئے، اب جو عہدیدار منتخب ہوئے ہیں اُن کا فرض بنتا ہے کہ اپنی کمزوریوں کو خدا تعالیٰ کے حضور پیش کرتے ہوئے اُس سے مغفرت اور مدد کے طالب ہوں اور انصاف کے تقاضے پورے کرتے ہوئے اپنی ذمہ داریاں نبھائیں۔ عہدہ بھی ایک خدمت ہے، اللہ تعالیٰ کا ایک فضل ہے، ایک انعام ہے۔ اُس کی قدر کرنی چاہئے۔ احبابِ جماعت سے سلوک میں، اُن کے معاملات کو حل کرنے میں، اُن کی تربیت پر توجہ دینے میں جماعت کے مقاصد کے حصول کے لئے پروگرام بنانے میں، ان سب باتوں میں انصاف سے کام لیں اور محنت کریں۔ محنت سے کام کرنے کا حق ادا کرنے کی کوشش کریں۔ کیونکہ (-) (النساء:59)۔ کہ انصاف سے حکومت کرو، اس کے تقاضے تبھی پورے ہوں گے جب اپنی تمام تر استعدادوں اور صلاحیتوں کے ساتھ دین کی خدمت کا جو کام ملا ہے، اُسے سرانجام دیں گے۔ اس میں ہر عہدیدار شامل ہے۔ مقامی سطح پر بھی اور نیشنل لیول پر بھی ان باتوں کا اُسے خیال کرنا چاہئے۔ جماعت کا مفاد ہر ذاتی مفاد سے بالا ہونا چاہئے، اُس پر حاوی ہونا چاہئے، ورنہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ وہ گہری نظر رکھتا ہے۔ ہمارے ایک ایک پل کا جو بھی عمل ہے اُس کے علم میں ہے اور وہ شمار ہو رہا ہے۔ پس خدمتِ دین کا جو موقع ملا ہے اُسے فضلِ الٰہی سمجھ کر بجالانے کی کوشش اب ہر منتخب یا مقرر کئے جانے والے عہدیدار کو کرنی چاہئے۔ اللہ تعالیٰ تو دنیاوی حاکموں سے بھی پوچھے گا اور حساب لے گا اور جو خدا تعالیٰ کے نام پر کسی کام کے لئے مقرر کئے جائیں اگر وہ اپنی امانتوں کے حق ادا نہیں کر رہے اور انصاف کے ساتھ اپنی ذمہ داریاں نہیں نبھائیں گے تو دنیا داروں سے بڑھ کر پوچھے جائیں گے۔ پس ہر ایک کو کوشش کرنی چاہئے کہ استغفار کرتے ہوئے، اللہ تعالیٰ سے مدد مانگتے ہوئے، عاجزی دکھاتے ہوئے اپنی ذمہ داریاں نبھانے کی کوشش کریں۔ اللہ تعالیٰ تمام عہدیداروں کو، تمام خدمت کرنے والوں کو اس کی توفیق عطا فرمائے۔

پھر ہم دیکھتے ہیں کہ گھریلو ماحول، کاروباری معاملات، عہدیداروں کے معاملات میں انصاف کے تقاضے پورے کرنے کے بعد انصاف قائم کرنے کے لئے اسلام مزید کیا حکم دیتا ہے؟ تو ہمیں ایک ایسا حکم نظر آتا ہے جو معاشرے بلکہ پوری دنیا میں انصاف اور امن قائم کرنے کی ضمانت ہے۔ اللہ تعالیٰ سورۃ مائدہ کی آیت 9 میں فرماتا ہے کہ (-) (المائدۃ آیت 9)۔ اے وہ لوگو جو ایمان لائے ہو! اللہ کی خاطر مضبوطی سے نگرانی کرتے ہوئے انصاف کی تائید میں گواہ بن جاؤ اور کسی قوم کی دشمنی تمہیں ہرگز اس بات پر آمادہ نہ کرے کہ تم انصاف نہ کرو۔ انصاف کرو۔ یہ تقویٰ کے سب سے زیادہ قریب ہے اور اللہ تعالیٰ سے ڈرو۔ یقیناً اللہ تعالیٰ اس سے ہمیشہ باخبر رہتا ہے جو تم کرتے ہو۔

دیکھیں! دنیا سے فتنہ و فساد ختم کرنے کی یہ کتنی خوبصورت تعلیم ہے۔ اسلام پر اعتراض کرنے والے نہ اپنی دنیاوی تعلیم میں، قوانین میں، اور نہ ہی کسی دینی تعلیم میں ایسی خوبصورت تعلیم کی مثال پیش کرسکتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ مومنوں کو فرماتا ہے۔ (-) کہ اللہ کی خاطر قوّام بن جاؤ۔ اور قوّام کا مطلب ہے کہ جو اپنا کام انتہائی احسن طریق پر بغیر نقص کے اور مستقل مزاجی سے کرتا چلا جائے۔ پس حقیقی مومن جو کام کرتا ہے وہ خدا تعالیٰ کی خاطر کرتا ہے اور پھر اُس میں نہ کبھی جھول آنے دیتا ہے، یا جھول نہ آنے دینے کی کوشش کرتا ہے۔ اور نہ ہی کبھی سست ہوتا ہے، نہ ہی ذاتی مفادات کے تابع ہوتا ہے۔ فرمایا کہ مومن کا کام ہے کہ انصاف کی تائید میں گواہی دے۔ انصاف کا معیار کیا ہے؟ انصاف کا معیار صرف بیوی اور رشتہ داروں سے انصاف کرنا نہیں ہے۔ اپنے ساتھ کاروبار کرنے والوں سے انصاف کرنا نہیں ہے۔ اپنے افسروں اور ماتحتوں کے لئے نیک خیالات اور اُن سے حسن سلوک کرنا اور انصاف کرنا نہیں ہے۔ بلکہ انصاف کا معیار اللہ تعالیٰ نے دشمنوں کے ساتھ انصاف کرنا رکھا ہے۔ کیونکہ حقیقی تقویٰ اُسی وقت حاصل ہوتا ہے جب دشمن سے بھی عدل اور انصاف کا سلوک کیا جائے۔ تبھی ایک حقیقی (مومن) ہونے کا معیار حاصل ہوگا۔ تبھی (دعوت الی اللہ) کے راستے کھلیں گے۔ تبھی (دین) کی حقیقی تعلیم غیروں پر واضح ہوگی۔ یہاں بھی آخر میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ تمہارے ہر عمل کو اللہ تعالیٰ دیکھ رہا ہے۔ اگر تمہارے یہ معیار نہیں تو پھر تم تقویٰ پر چلنے والے نہیں کہلا سکتے۔ قوّام کہہ کر مستقل انصاف پر قائم رہنے کا اللہ تعالیٰ نے حکم فرمادیا۔

اس بارے میں حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں کہ: ’’خدا تعالیٰ نے عدل کے بارے میں جو بغیر سچائی پر پورا قدم مارنے کے حاصل نہیں ہوسکتی، فرمایا ہے (-) (المائدۃ:9) یعنی دشمن قوموں کی دشمنی تمہیں انصاف سے مانع نہ ہو۔ انصاف پر قائم رہو کہ تقویٰ اسی میں ہے۔ اب آپ کو معلوم ہے کہ جو قومیں ناحق ستاویں اور دُکھ دیویں اور خونریزیاں کریں اور تعاقب کریں اور بچوں اور عورتوں کو قتل کریں، جیسا کہ مکّہ والے کافروں نے کیا تھا اور پھر لڑائیوں سے باز نہ آویں، ایسے لوگوں کے ساتھ معاملات میں انصاف کے ساتھ برتاؤ کرنا کس قدر مشکل ہوتا ہے۔ مگر قرآنی تعلیم نے ایسے جانی دشمنوں کے حقوق کو بھی ضائع نہیں کیا اور انصاف اور راستی کے لئے وصیت کی۔‘‘ جس سے مخاطب ہیں اُس کو فرماتے ہیں کہ ’’مگر آپ تو تعصب کے گڑھے میں گرے ہیں ان پاک باتوں کو کیونکر سمجھیں۔ انجیل میں اگرچہ لکھا ہے کہ اپنے دشمنوں سے پیار کرو۔ مگر یہ نہیں لکھا کہ دشمن قوموں کی دشمنی اور ظلم تمہیں انصاف اور سچائی سے مانع نہ ہو۔ مَیں سچ سچ کہتا ہوں کہ دشمن سے مدارات سے پیش آنا آسان ہے مگر دشمن کے حقوق کی حفاظت کرنا اور مقدمات میں عدل اور انصاف کو ہاتھ سے نہ دینا، یہ بہت مشکل اور فقط جوانمردوں کا کام ہے۔ اکثر لوگ اپنے شریک دشمنوں سے محبت تو

کرتے ہیں اور میٹھی میٹھی باتوں سے پیش آتے ہیں مگر اُن کے حقوق دبا لیتے ہیں۔ایک بھائی دوسرے بھائی سے محبت کرتا ہے اور محبت کے پردے میں دھوکا دے کر اُس کے حقوق دبا لیتا ہے۔ مثلاً اگر زمیندار ہے تو چالاکی سے اُس کا نام کاغذاتِ بندوبست میں نہیں لکھواتا۔‘‘ (وہ کاغذات جو سرکاری ریکارڈ میں ہوتے ہیں، اُس میں نہیں لکھواتا) ’’اور یوں اتنی محبت کہ اُس پر قربان ہوا جاتا ہے۔پس خدا تعالیٰ نے اس آیت میں محبت کا ذکر نہ کیا بلکہ معیارِ محبت کا ذکر کیا‘‘۔اللہ تعالیٰ نے یہ نہیں فرمایا کہ محبت کرو، بلکہ اُس معیار کا ذکر کیا جو محبت کا معیار ہونا چاہئے اور وہ کیا ہے؟ انصاف۔ فرمایا: ’’کیونکہ جو شخص اپنے جانی دشمن سے عدل کرے گا اور سچائی اور انصاف سے درگزر نہیں کرے گا وہی ہے جو سچی محبت بھی کرتا ہے‘‘۔ (نورالقرآن نمبر2 روحانی خزائن جلد9 صفحہ 409-410)

پس یہ وہ معیار ہے جس کے حصول کی ہمیں کوشش کرنی چاہئے۔

عدل اور انصاف کے تقاضے پورے کرنے کے بعد مَیں نے مختلف موقعوں پہ، معاشرے کے مختلف طبقوں کے بارے میں جو باتیں کیں، اب اللہ تعالیٰ جو حکم ہمیں دیتا ہے وہ یہ ہے کہ (-) (الانعام:153) کہ اللہ تعالیٰ کے عہد کو پورا کرو۔

(دین) کی ایک اور خوبصورت تعلیم اور خدا تعالیٰ کے ایک اہم حکم کی طرف یہاں توجہ دلائی جارہی ہے کہ تمام احکامات پر عمل انسان کی اخلاقی اور دینی خوبصورتی کے لئے ضروری ہے اور اللہ تعالیٰ نے قرآنِ کریم میں مختلف جگہوں پر احکامات کو مختلف مواقع کے لحاظ سے جو کھول کر بیان فرمایا ہے تو یہ بھی فرمایا ہے کہ اللہ تعالیٰ کی خاطر یا اللہ تعالیٰ کی رضا کی خاطر یہ کام ہونے چاہئیں۔ یہاں یہ حکم دیا کہ یہ اُس وقت ہوسکتا ہے جب تمہارے دل صاف ہوں، جب تمہارے دل اس جذبے سے بھرے ہوئے ہوں کہ میں نے ہر عمل جو کرنا ہے وہ اس سوچ کے ساتھ کرنا ہے، ہر حکم پر عمل کی طرف اس لئے توجہ کرنی ہے کہ میں نے اپنے خدا سے کئے گئے عہد کو پورا کرنا ہے اور سب سے بڑا عہد جو اللہ تعالیٰ سے ایک مومن کا ہے، ایک احمدی کا ہے وہ عہدِ بیعت ہے۔ اگر اس عہد کی حقیقت کو ہم سمجھ لیں تو خود بخود تمام احکام پر عمل اور نیکیاں کرنے کی طرف توجہ پیدا ہوجائے گی۔

حضرت مسیح موعود نے شرائط بیعت میں جو عہد لیا ہے اُس میں اس طرح جامع طور پر ہمیں پابند کیا ہے کہ اگر ہم انہیں وقتاً فوقتاً دہراتے رہیں تو احمدی معاشرہ تمام برائیوں سے پاک ہوسکتا ہے۔

مختصراً میں یہ بیان کرتا ہوں کہ شرائط بیعت میں ہم کیا عہد کرتے ہیں۔ پہلی بات یہ کہ زندگی کے آخری لمحے تک شرک نہیں کرنا اور شرک کی مختلف قسمیں ہیں جن کا رمضان کے مہینے میں شروع کے خطبات میں پہلے بڑی تفصیل سے بیان ہو چکا ہے۔ پھر یہ کہ جھوٹ، زنا، بدنظری، فسق و فجور، خیانت، بغاوت، فساد سے بچنا ہے۔ان میں بھی فحشاء کے ضمن میں ان کا بیان ہو چکا ہے۔اور کبھی ان کو اپنے اوپر غالب نہیں آنے دینا۔ پھر یہ کہ نمازوں کی پابندی، درود اور استغفار پر زور اور باقاعدگی ہو۔اپنے اوپر اللہ تعالیٰ کے احسانوں کو یاد کرنا اور اس بات پر اُس کی حمد کرنا۔ یہاں آئے ہوئے بہت سارے لوگ جو پاکستان میں حالات کی وجہ سے یہاں آئے ہیں اُن پر تو اللہ تعالیٰ نے بہت بڑا احسان کیا ہے۔آزادی بھی دی اور مالی طور پر بہت بہتر کر دیا۔ پس اس بات پر بجائے کسی فخر اور تکبر اور غرور کے اللہ تعالیٰ کی حمد ہونی چاہئے، اُس کے احسانوں کا شکر گزار ہونا چاہئے۔ پھر فرمایا کسی کو کسی قسم کی تکلیف نہ دینا۔ پھر خدا تعالیٰ کے ساتھ وفاداری کا تعلق اور کبھی شکوہ نہ کرنا۔ جب اللہ تعالیٰ انعامات دیتا ہے تو اُس کا شکر گزار ہونا اور اگر بعض امتحانات میں سے گزرنا پڑتا ہے تب بھی شکوہ نہیں کرنا۔ دنیا کی رسوم سے اپنے آپ کو آزاد کروا کر، ہر قسم کی ہوا و ہوس سے اپنے آپ کو بچا کر اللہ تعالیٰ اور اُس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے احکامات پر عمل کرنا۔تکبر اور بڑائی چھوڑ کر عاجزی اور انکساری کو اختیار کرنا۔ (-) کی عزت کو اپنی جان، مال اور اولاد سے بڑھ کر عزیز رکھنا۔مخلوق کی ہمدردی اور انسانیت کو فائدہ پہنچانے کے لئے اپنی تمام تر استعدادوں کے ساتھ کوشش کرنا۔ خدمتِ خلق کا یہ جذبہ بہت زیادہ ہونا چاہئے اور پھر یہ فرمایا کہ آپ سے یعنی حضرت مسیح موعود سے محبت اور آپ کی اطاعت کا غیر معمولی نمونہ قائم کرنا اور کسی چیز کو اس کے مقابلے پر اہمیت نہ دینا۔

پس یہ عہد ہے جو ہم نے احمدیت میں داخل ہو کر کیا ہے۔اپنے جائزے لینے کی ضرورت ہے کہ کس حد تک ہم اس عہد کو پورا کر رہے ہیں۔ رمضان میں بہت ساری نیکیاں کرنے کی توفیق ملتی ہے۔ یہ بھی جائزہ لینا چاہئے تھا اور لینا چاہئے۔آج بھی آخری دن ہے بلکہ سارا سال ہمیں لیتے رہنا چاہئے۔اس میں نیکیوں کی طرف جو توجہ پیدا ہوئی ہے اُس کو جاری رکھنا چاہئے کہ کس حد تک ہم ان پر عمل کر رہے ہیں یا کس حد تک ہم اللہ تعالیٰ سے عہدِ وفا کو نبھا رہے ہیں۔اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اگر تم یہ عہد کرو گے تو تمہیں اجرِ عظیم ملے گا۔ایسا اجر ملے گا جس کا تم سوچ بھی نہیں سکتے۔اس عہد پر قائم رہنے کا عہد کرو اور اُس پر عمل کرو۔ پھر اللہ تعالیٰ یہ بھی وعدہ فرماتا ہے کہ جب تم اللہ تعالیٰ سے کئے گئے عہدوں کو پورا کرو گے تو اللہ تعالیٰ تمہارے دلوں کو بھی صاف کر کے ہر قسم کی میل کچیل سے پاک کر کے اُن متقیوں میں شامل کرے گا، اُن لوگوں میں شامل کرے گا جو اُس کے مقرب ہوں گے، جن سے خدا تعالیٰ محبت کرتا ہے۔اور یہ نہ سمجھو کہ اگر عہد پورے نہ کئے تو صرف انعامات کے مستحق نہیں ٹھہرو گے، بلکہ خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ تمہارے سے تمہارے عہدوں کے بارے میں پوچھا جائے گا۔اس میں ہر قسم کے عہد شامل ہیں۔ جو خدا تعالیٰ سے عہد کئے گئے ہیں اُن کو بھی پورا نہ کرنے پر جواب طلبی ہوگی اور جو بندوں سے عہد کرتے ہو، جو قرآنِ شریف کے حکم کے مطابق عہد ہوں، انہیں بھی تم اگر پورا نہیں کرو گے تو خدا تعالیٰ فرماتا ہے اُس کی بھی جواب طلبی ہوگی۔ مثلاً گزشتہ خطبہ میں یتامیٰ کی پرورش کے بارے میں حکم گزر چکا ہے۔اللہ تعالیٰ نے ان کو سنبھالنے کی ذمہ داری لینے کو بھی ایک عہد قرار دیا ہے۔فرمایا کہ اگر تم اس ذمہ داری کو نہیں نبھا رہے تو عہد توڑ رہے ہو جس کے بارے میں خدا تعالیٰ باز پرس فرمائے گا۔اسی طرح حکام ہیں، اگر وہ اپنی حکومت کے کاروبار کو صحیح طرح نہیں سنبھال رہے تو وہ بھی جواب دہ ہیں۔ اگر عوام کا حق ادا نہیں کر رہے تو وہ بھی پوچھے جائیں گے۔ بدقسمتی سے مسلمان ممالک میں جتنے بھی لیڈر ہیں، اُن کا یہی حال ہے کہ نہ وہ اپنے فرائض عدل اور انصاف سے بجا لا رہے ہیں اور نہ ہی عوام کے حقوق ادا کر رہے ہیں اور بے خوف بیٹھے ہیں کہ شاید پوچھے نہیں جائیں گے۔اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ ضرور پوچھے جاؤ گے۔عہدیداروں کا ذکر پہلے ہو چکا ہے کہ وہ انصاف سے کام لیں۔ وہ بھی اگر اپنا حق ادا نہیں کر رہے، جماعت کے کام کے لئے جتنا وقت دینا چاہئے اُتنا وقت نہیں دے رہے، غور کر کے فیصلے نہیں کر رہے، افراد جماعت کے ساتھ معاملات میں انصاف نہیں کر رہے تو وہ اللہ تعالیٰ کے سامنے جواب دہ ہوں گے اور ایک عام احمدی کے عہد پورا کرنے کے بارے میں جو اُس پر ذمہ داری ہے اور جس کو اُس نے نبھانا ہے اُس کا بھی ذکر مَیں کر آیا ہوں کہ شرائط بیعت کا عہد اگر پورا کرنے کی کوشش نہیں کر رہے تو خدا تعالیٰ کے سامنے جواب دہ ہوں گے۔

پھر ایک اور اہم عہد ہے جس کی طرف مَیں توجہ دلانا چاہتا ہوں جو ہر ملک کا شہری خدا کو گواہ بنا کر یا قرآن کو گواہ بنا کر ملک سے کر رہا ہوتا ہے یا بعض دفعہ اگر صرف ملک کے بادشاہ کے نام پر عہد لے رہا ہو تب بھی یہ ایک ایسا عہد ہے جس کو پورا کرنا اور اس کو نبھانا ایک ...... پر فرض ہے اور نہ پورا کرنا ایمان کی کمزوری ہے۔آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ وطن سے محبت ایمان کا حصہ ہے۔اس کی باریکیوں پر بھی احمدیوں کو غور کرنا چاہئے۔

مجھے یہ اطلاع ہے کہ بعض جگہ بعض لوگ جو اپنے کاروبار کرتے ہیں، اُن کاروباروں میں ملازم رکھتے ہیں تو اُسے کم تنخواہ دیتے ہیں یا کم تنخواہ ظاہر کرتے ہیں کہ باقی Benefit کونسل سے Claim کر لو۔ کہتے تو یہ ہیں کہ ہم تمہارے فائدے کے لئے کام کر رہے ہیں لیکن خود بھی جھوٹ

بول رہے ہوتے ہیں اور اُس سے بھی جھوٹ بلوا رہے ہوتے ہیں۔ خود بھی بدعہدی کر رہے ہوتے ہیں اور اُس سے بھی بدعہدی کروا رہے ہوتے ہیں۔ عملاً یہ ہے کہ اپنا فائدہ اُٹھا رہے ہوتے ہیں۔ ایسے لوگ پھر ایسے بچائے ہوئے پیسے کی جو کمائی کرتے ہیں تو اُس پر ٹیکس بھی بچاتے ہیں جو حکومت کا نقصان ہے۔ حکومت سے کئے گئے عہد کی بدعہدی ہے اور اُن ملازمین کو کم تنخواہ دے کر اور پورا کام لے کر یا کچھ حد تک اس تنخواہ سے زیادہ کام لے کر کونسل سے اُن کے الاؤنس دلوا کر پھر قومی خزانے کو نقصان پہنچا رہے ہوتے ہیں۔ تو یہ سب باتیں جو ہیں، یہ سراسر ظلم ہیں اور عہد کو توڑنا ہے جو یہاں کی شہریت لیتے ہوئے ایک شخص کرتا ہے۔ یہ عہد بیعت کو بھی توڑنا ہے کیونکہ وہاں بھی یہی ہے کہ میں ہمیشہ سچائی سے کام لوں گا۔ پس ایسے لوگ حکومت کا عہد بھی توڑ رہے ہیں اور خدا تعالیٰ کا عہد بھی توڑ رہے ہیں اور گناہگار بھی بن رہے ہیں۔

پس ایک احمدی کو ہر معاملے میں اپنے جائزے لینے کی ضرورت ہے۔ عہد پورا نہ کرنے کی وجہ سے ایک اور برائی کا بھی میں ذکر کرنا چاہتا ہوں جو گھر سے نکل کر دو گھروں بلکہ خاندانوں کے سکون برباد کرنے کا ذریعہ بنتی ہے۔ پہلے بھی اس کا ذکر ہو چکا ہے اور وہ خلع اور طلاق کے موقع پر اللہ تعالیٰ کے حکم پر عمل نہ کرنا ہے اور اپنے عہد کو توڑنا ہے۔ ان رشتوں میں انصاف اور قولِ سدید کا ذکر پہلے ہو چکا ہے، جس پر اگر عمل ہو تو مسائل آرام سے سلجھ جائیں یا پیدا ہی نہ ہوں۔ لیکن مسائل کے پیدا ہونے پر، میاں بیوی کے تعلق میں اختلاف ہونے پر اللہ تعالیٰ نے جو نصیحت ہمیں فرمائی ہے وہ خاص طور پر خاوند کو سامنے رکھنی چاہئے۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے (-) (النساء: 21-22) اور اگر تم ایک بیوی کو دوسری بیوی کی جگہ تبدیل کرنے کا ارادہ کرو اور تم ان میں سے ایک کو ڈھیروں مال بھی دے چکے ہو تو اس میں سے کچھ واپس نہ لو۔ کیا تم اسے بہتان تراشی کرتے ہوئے اور کھلے کھلے گناہ کا ارتکاب کرتے ہوئے لوگے؟ اور تم کیسے وہ لے لوگے جبکہ تم ایک دوسرے سے مل چکے ہو اور وہ تم سے وفا کا پختہ عہد لے چکی ہے۔

ہمارے ہاں خلع طلاق کے مسائل میں اگر اس حکم پر عمل کی کوشش ہو تو جو جھگڑے قضاء میں لمبا عرصہ چلتے چلے جاتے ہیں، وہ نہ ہوں۔ بعض طلاق دے کر عملاً بہتان تراشی بھی کرتے ہیں۔ یہ تو کھلا کھلا گناہ ہے۔ اگر کوئی حقیقت بھی ہو تب بھی اللہ تعالیٰ پر معاملہ چھوڑنا چاہئے۔ اور اُس کے لئے بھی گواہیوں کی بہت ساری شرائط ہیں۔

دوسری اہم بات کہ شادی ایک معاہدہ ہے۔ مرد اور عورت کے عہد و پیمان ہوتے ہیں۔ خاوند بیوی میں عہد ہوتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ علیحدگی میں جو یہ عہد و پیمان ہیں، بیشک اس کا کوئی ظاہری گواہ نہیں ہے لیکن اس عہد کو پورا کرنا بھی ضروری ہے۔ خدا تعالیٰ تو ہر جگہ موجود ہے۔ پس اگر کسی وجہ سے اس عہد کو، رشتے کو ختم بھی کر رہے ہو تب بھی اُن باتوں کا پاس کرو جو تمہاری علیحدگی میں باتیں ہو چکی ہیں۔ تب بھی جو تحفے تحائف دے چکے ہو اُن کا مطالبہ نہیں کرنا **اور سوائے اس کے کہ قاضی بعض کھلی غلطیوں کو لڑکی کی طرف دیکھے اور فیصلہ دے، مرد کو ہر صورت میں مقررہ حق مہر ادا کرنا چاہئے۔ یہ بہانے کہ جی خلع ہے تو حق مہر نہیں دینا، اس کا حق مہر سے کوئی تعلق نہیں ہے۔** اس قسم کے بہانے نہیں ہونے چاہئیں۔ اس کی اَور بھی تفصیلات ہیں۔ اس وقت میں صرف اس طرف توجہ دلانا چاہتا ہوں کہ مرد اور عورت کو یہ یاد رکھنا چاہئے کہ شادی ایک معاہدہ ہے جس کو نبھانے کی ہر ممکن کوشش کرنی چاہئے اور اگر کہیں بدقسمتی سے اس معاہدے کو ختم بھی کرنا ہے تو پھر بھی بعض باتوں کا خیال رکھنا چاہئے اور ایک دوسرے کے راز رکھنے چاہئیں۔ یہاں اگر عورت کو برابری کا حق ملا ہے، خدا تعالیٰ نے عورت کے لئے قائم کیا ہے تو عورت کا بھی فرض ہے کہ وہ بھی قول سدید سے کام لیتے ہوئے، عدل سے کام لیتے ہوئے اس عہد کو پورا کرنے کے لئے اپنے گھر کی ذمہ داریاں نبھائے اور اگر کوئی ایسی صورت ہو تو بلاوجہ مردوں پر بھی بہتان تراشی نہ کرے۔

حضرت مسیح موعود اس معیار کے متعلق، جو ایک مومن کا ہونا چاہئے فرماتے ہیں کہ: ''وہ مومن جو ...... اپنے معاملات میں خواہ خدا کے ساتھ ہیں، خواہ مخلوق کے ساتھ، بے قید اور خلیع الرسن نہیں ہوتے بلکہ اس خوف سے کہ خدا تعالیٰ کے نزدیک کسی اعتراض کے نیچے نہ آجاویں اپنی امانتوں اور عہدوں میں دُور دُور کا خیال رکھ لیتے ہیں اور ہمیشہ اپنی امانتوں اور عہدوں کی پڑتال کرتے رہتے ہیں اور تقویٰ کی دُوربین سے اس کی اندرونی کیفیت کو دیکھتے رہتے ہیں تا ایسا نہ ہو کہ در پردہ ان کی امانتوں اور عہدوں میں کچھ فتور ہو اور جو امانتیں خدا تعالیٰ کی ان کے پاس ہیں جیسے تمام قویٰ اور تمام اعضاء اور جان اور مال اور عزت وغیرہ، ان کو حتی الوسع اپنی بپابندی تقویٰ بہت احتیاط سے اپنے اپنے محل پر استعمال کرتے رہتے ہیں۔ اور جو عہد ایمان لانے کے وقت خدا تعالیٰ سے کیا ہے کمال صدق سے حتی المقدور اس کے پورا کرنے کے لئے کوشش میں لگے رہتے ہیں۔ ایسا ہی جو امانتیں مخلوق کی ان کے پاس ہوں یا ایسی چیزیں جو امانتوں کے حکم میں ہوں ان سب میں تابمقدور تقویٰ کی پابندی سے کاربند ہوتے ہیں۔ اگر کوئی تنازع واقع ہو تو تقویٰ کو مدنظر رکھ کر اس کا فیصلہ کرتے ہیں گو اس فیصلہ میں نقصان اٹھالیں......''۔ (ضمیمہ براہین احمدیہ حصہ پنجم روحانی خزائن جلد 21 صفحہ 208-210) (تمام اعمال میں تقویٰ کی باریک راہوں سے کام لینا پڑتا ہے)۔

فرمایا: ''انسان کی تمام روحانی خوبصورتی تقویٰ کی تمام باریک راہوں پر قدم مارنا ہے۔ تقویٰ کی باریک راہیں روحانی خوبصورتی کے لطیف نقوش اور خوشنما خط و خال ہیں اور ظاہر ہے کہ خدا تعالیٰ کی امانتوں اور ایمانی عہدوں کی حتی الوسع رعایت کرنا اور سر سے پیر تک جتنے قویٰ اور اعضاء ہیں جن میں ظاہری طور پر آنکھیں اور کان اور ہاتھ اور پیر اور دوسرے اعضاء ہیں اور باطنی طور پر دل اور دوسری قوتیں اور اخلاق ہیں، ان کو جہاں تک طاقت ہو، ٹھیک ٹھیک محلِ ضرورت پر استعمال کرنا اور ناجائز مواضع سے روکنا اور اُن کے پوشیدہ حملوں سے متنبہ رہنا اور اسی کے مقابل پر حقوقِ عباد کا بھی لحاظ رکھنا، یہ وہ طریق ہے کہ انسان کی تمام روحانی خوبصورتی اس سے وابستہ ہے۔ اور خدا تعالیٰ نے قرآنِ شریف میں تقویٰ کو لباس کے نام سے موسوم کیا ہے۔ چنانچہ لِبَاسُ التَّقْوٰی قرآنِ شریف کا لفظ ہے۔ یہ اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ روحانی خوبصورتی اور روحانی زینت تقویٰ سے ہی پیدا ہوتی ہے اور تقویٰ یہ ہے کہ انسان خدا کی تمام امانتوں اور ایمانی عہد اور ایسا ہی مخلوق کی تمام امانتوں اور عہد کی حتی الوسع رعایت رکھے، یعنی اُن کے دقیق در دقیق پہلوؤں پر تابمقدور کاربند ہو جائے۔''

(ضمیمہ براہین احمدیہ حصہ پنجم روحانی خزائن جلد 21 صفحہ 208-210)

خدا کرے کہ تقویٰ پر چلتے ہوئے ہم خدا تعالیٰ کے احکامات پر بھی عمل کرنے والے ہوں اور اپنے تمام عہدوں کو بھی نبھانے والے ہوں۔ اور اس رمضان میں اللہ تعالیٰ کی رضا کے حصول کے لئے جو ہم نے کوششیں کی ہیں، اُن پر مستقل مزاجی سے قائم رہنے والے ہوں۔ آج کا جمعہ ہم جمعۃ الوداع سمجھ کر، پڑھ کر اور رمضان کے روزے رکھ کر، رمضان کے مہینے میں نیکیاں کر کے اور یہ سمجھ کر کہ بس کافی ہو گیا، چھوڑ نہ دیں، بلکہ جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ مومن وہی ہے جو مستقل مزاجی سے ان نیکیوں پر عمل کرتا اور اپنے عہدوں کو پورا کرتا ہے۔ اللہ کرے کہ یہ رمضان ہمیں بے شمار برکات کا حامل بنا کر جائے اور قرآنِ کریم میں دیئے گئے خدا تعالیٰ کے جو احکامات ہیں اُن کا پہلے سے بڑھ کر ہم میں اِدراک پیدا ہو۔ یہ چند احکامات کی مثالیں میں نے دی ہیں اس لئے کہ ہم میں سے ہر ایک کو اس کی تلاش کرنی چاہئے تبھی ہم حقیقی رنگ میں اُن لوگوں میں شمار ہو سکتے ہیں جنہوں نے رمضان کا فائدہ اُٹھایا۔ اللہ کرے کہ ہم میں سے اکثریت ایسی ہو جس نے یہ فائدہ اُٹھایا ہو اور آئندہ اُٹھاتی چلی جائے۔

اطلاعات و اعلانات

نوٹ: اعلانات صدر/امیر صاحب حلقہ کی تصدیق کے ساتھ آنا ضروری ہیں۔

درخواست دعا

۞ محترم رفیق مبارک میر صاحب وکیل المال ثانی تحریک جدید ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کی بڑی امی جان (تائی جان جنہوں نے خاکسار کو پالا ہوا ہے) عارضہ قلب اور شوگر کی پرانی مریضہ ہیں جس کی وجہ سے نظر اور یادداشت پہلے ہی نہ ہونے کے برابر ہے۔ اب گزشتہ کچھ دنوں سے تیز بخار کی وجہ سے شدید نقاہت ہوگئی ہے۔ اور I.C.U میں داخل ہیں۔

نیز خاکسار کی پھوپھو جان محترمہ امۃ السلام صاحبہ زوجہ مکرم سید مصدق احمد شاہ صاحب بوجہ برین ہیمبرج و فالج گزشتہ ایک ماہ سے بیہوشی کی حالت میں بستر پر ہیں۔

اسی طرح خاکسار کی خوشدامن محترمہ امۃ الکریم صاحبہ زوجہ مکرم منظور الحق سیٹھی صاحب عارضہ قلب اور شوگر کی مریضہ ہیں۔ پاؤں پر زخم کی وجہ سے گزشتہ پندرہ روز سے شدید بخار میں مبتلا ہیں۔ مسلسل بخار رہنے کی وجہ سے صحت کمزور ہوگئی ہے۔ احباب سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ ہر تین بزرگ خواتین کو صحت کاملہ و عاجلہ سے نوازے اور جملہ پیچیدگیاں دور فرمائے۔ آمین

۞ مکرم علیم احمد صاحب دارالعلوم شرقی برکت ربوہ تحریر کرتے ہیں کہ مورخہ 15 ستمبر 2013ء کو میرے والد مکرم نعیم احمد صاحب ابن مکرم عبدالمجید صاحب کام پہ جاتے ہوئے روڈ ایکسیڈنٹ کی وجہ سے زخمی ہوگئے ہیں۔ احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مکمل شفاء عطا فرمائے اور جملہ پیچیدگیوں سے محفوظ رکھے۔ آمین

سانحہ ارتحال

۞ مکرم فرید احمد راشد صاحب کارکن وقف جدید مال ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کے بھانجے مکرم محمود احمد صاحب ولد مکرم محمد انور صاحب 219 ر۔ب گنڈا سنگھ فیصل آباد کچھ یوم پہلے اپنے بیٹے کو سکول چھوڑنے جاتے ہوئے حادثہ کا شکار ہو کر شدید زخمی ہوگئے اور چند یوم الائیڈ ہسپتال فیصل آباد میں زیر علاج رہنے کے بعد مورخہ 6 ستمبر 2013ء کو وفات پاگئے۔ مرحوم کی عمر 30 سال کے قریب تھی۔ مرحوم کے دو بیٹے ہیں ایک بیٹا چار ماہ کا ہے۔ مرحوم کے والد محترم محمد انور صاحب تین سال قبل وفات پا گئے تھے۔ مرحوم بہن بھائیوں میں سب سے بڑے تھے۔ مرحوم کی وفات کی وجہ سے والدہ محترمہ رضیہ بیگم صاحبہ بہت زیادہ صدمے میں ہیں۔ مرحوم ملنسار اور والدین کے فرمانبردار تھے۔ والدہ صاحبہ، بیوہ، بچوں اور اپنے بہن بھائیوں کا بہت خیال رکھتے تھے۔ محنت سے کام کرتے تھے مستریوں کا کام کر کے بیوی بچوں کا پیٹ پالنے والے تھے۔ مورخہ 7 ستمبر 2013ء کو 219 ر۔ب گنڈا سنگھ میں ہی تدفین ہوئی۔ تمام احباب جماعت سے مرحوم کے بلندی درجات کیلئے دعا کی درخواست ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ اپنا فضل فرمائے والدہ صاحبہ، بیوی بچوں اور بہن بھائیوں کو صبر جمیل عطا فرمائے ان سب کا غم بہت زیادہ ہے ان سب کا اللہ تعالیٰ خود کفیل ہو۔ حامی و ناصر ہو، آمین

تصحیح

۞ روزنامہ الفضل 16 ستمبر 2013ء کے صفحہ 4 کالم 2 پیراگراف 2 کی سطر نمبر 30 میں لفظ آیت غلط شائع ہوگیا ہے۔

اسی طرح صفحہ 4 کالم نمبر 3 میں فارسی اشعار میں پہلے شعر کے دوسرے مصرعہ میں لفظ زوال کی بجائے زادل پڑھا جائے۔ (ادارہ)

مکرم محمد سعید احمد صاحب

راہ مولیٰ میں قربان ہونے والے امیر صاحب ضلع لاہور

مکرم شیخ منیر احمد صاحب کا ذکر خیر

برادرم شیخ منیر احمد صاحب چلتی پھرتی احمدیت کی تصویر، عاجزانہ راہوں پر چلنے والے، مسکراتا چہرہ، عبادات میں گہرا شغف، نافع الناس، دوسروں سے ہمدردی کے مواقع کی تلاش میں رہنے والے، اہل وعیال کے فرائض کی ادائیگی میں انہماک، نظام جماعت کے پابند، انفاق فی سبیل اللہ میں لذت محسوس کرنے والے، صلح جُو، جھگڑے اور فساد سے بچنے کیلئے اپنا جائز حق چھوڑنے والے، دوسروں کی کمزوریوں اور عیوب سے پردہ پوشی کرنے والے، انصاف کے تقاضوں کو دینی تعلیم اور ملکی قانون کے مطابق پورا کرنے والے، خدا خوفی کے بوجھ تلے ہر دم دبے رہنے والے، خلیفہ وقت کی تحریکات اور احکامات پر خلوص کی گہرائیوں سے عمل کرنے والے، آزمائش، مشکلات اور ابتلاؤں کے وقت راتوں کو اٹھ کر اپنے مولا کے حضور دہائی دینے والے، بزرگوں کا احترام کرنے والے، ہمعصروں سے حسن سلوک اور چھوٹوں سے پیار کرنے والے، ملنسار، غمگسار، وضعدار اور اس کے علاوہ حتی المقدور کشتی نوح میں مذکور ''ہماری تعلیم'' پر عمل کرنے والے تھے۔

اس فانی دنیا میں جتنا عرصہ رہے ''دست با کار دل بایار'' کا عمدہ نمونہ تھے۔ زندگی ہلکے پھلکے طور پر گزاری اور ایک مسافر کی طرح رہے، فرض قرض سمجھ کر ادا کیا۔ زندگی کے ہر لمحہ پر دنیا کی کشائش اور حسن پر نگاہ رکھنے کی بجائے آخرت کی تیاری میں مصروف رہے۔ بعض اوقات ان سے ملنے والے اور قریبی تعلق رکھنے والے یوں محسوس کرتے تھے کہ منیر صاحب دنیا کو تین طلاقیں دے چکے ہیں۔ معاشرتی اعتبار سے ایک انسان کو دوسرے لوگوں کو دل کی گہرائیوں میں اتر کر اپنے سے بہتر انسان سمجھنا بہت مشکل ہوتا ہے۔ کبر کا کیڑا ہر دم پریشان کرتا ہے مگر منیر صاحب سے ملاقاتی خوشدلی سے رخصت ہوتا اور دوبارہ ملنے کی تشنگی بڑھ جاتی۔ وہ دوسروں سے ملاقات کرتے وقت فن گفتگو کے دینی آداب پر احسن طور پر عمل کرتے۔ یہی کیفیت معاملات کرتے وقت ہوتی۔ حالات اور ماحول کی تلخی میں وہ کوئی نہ کوئی حسین پہلو تلاش کر لیتے۔ ہر قدم پر خدا کا شکر گزار رہنے کی عادت تھی۔ گھر میں ڈاکہ پڑا تو تمام اہل خانہ کو ایک کمرہ میں آرام سے بیٹھنے کو کہا۔ ڈاکوؤں کے تکلیف دہ مطالبات کو حتی المقدور پورا کرتے رہے اور اس مشکل گھڑی کے بدنتائج سے بچنے کے لئے دعائیں کرتے رہے۔

جماعتی اور دینی خدمات کو ہمیشہ بڑے احسن رنگ سے ادا کیا اور افسران بالا کی توقعات کے مطابق کام کرتے۔ کبھی اپنے نفس کی بڑائی یا نمود و نمائش کا خیال نہ آیا۔ امیر جماعت لاہور کی خدمت سپرد کی گئی تو اپنے قریبیوں سے اس ذمہ داری کو احسن طور پر ادا کرنے کے لئے دعا کی درخواست کرتے رہے۔ شاید یہی دعائیں مقبول ہوگئیں کہ ان کو تھوڑے سے وقت میں ہی فرش سے عرش پر لے گئیں اور راہ مولیٰ میں قربان ہونے کا رتبہ مل گیا جس کے متعلق قرآن کریم میں ارشاد ہے کہ ان کو مردہ نہ کہو وہ تو رزق دیئے جاتے ہیں۔

28 مئی 2010ء کو دارالذکر اور بیت النور ماڈل ٹاؤن میں نماز جمعہ کی ادائیگی کے دوران جماعت لاہور کے زندہ احمدیوں کے امیر سے ترقی کر کے 86 راہ مولیٰ میں قربان ہونے والوں کے امیر کے طور پر اپنے رب کے حضور حاضر ہو گئے۔ اللہ تعالیٰ ان کے درجات کو بلند کرے اور ہمیں ان کی حسنات کا وارث بنائے۔ ان کے اہل وعیال اور لواحقین کا حافظ و ناصر ہو۔ آمین

دوا تدبیر ہے اور دعا اللہ تعالیٰ کے فضل کو مذب کرتی ہے
کامیاب علاج۔ ہمدردانہ مشورہ
1954 NASIR ناصر 2012
دنیائے طب کی خدمات کے 58 سال
☆ نوجوانوں کے امراض و نفسیاتی بیماریاں ☆
عورتوں کی مرض اٹھرا، بچوں کا چھوٹی عمر میں فوت ہو جانا
بے اولاد مردوں اور عورتوں کا کامیاب علاج
مطب حکیم میاں محمد رفیع ناصر
الحکمت (ناصر دواخانہ) گول بازار۔ ربوہ
TEL.047-6212248, 6213966

تحقیق و تجربہ اور کامیابی کے 55 سال
سفوف مغز بنولہ: مادہ کی اصلاح کے لئے
زد جام عشق: مشہور و معروف گولیاں مکمل اور اصل اجزاء کے ساتھ
کیپسول روح شباب: مردانہ کمزوری دور کر کے شباب رفتہ بحال کرتا ہے
مردانہ طاقت کی بے مثال دوائیں
خورشید 1958 ®
فون: 047-6211538
فیکس: 047-6212382
خورشید یونانی دواخانہ گولبازار ربوہ۔

دنیا کے قدیم ترین شہر جو آج بھی آباد ہیں

دنیا میں ہر شہر اپنی کوئی نہ کوئی پہچان ضرور رکھتا ہے۔ اب چاہے وہ مثبت پہچان ہو یا منفی۔ لیکن دنیا میں چند شہر ایسے بھی موجود ہیں جن کی پہچان ان کا سب سے قدیم ترین ہونا ہی ہے اور دلچسپ بات یہ ہے کہ اتنے قدیم ترین ہونے کے باوجود آج بھی یہ پوری آب و تاب کے ساتھ آباد ہیں اور روز بروز ترقی بھی کر رہے ہیں۔

دنیا کے قدیم ترین شہروں میں شمار کئے جانے والا شہر PLOVDIV بلغاریہ میں واقع ہے۔ یہ شہر تقریباً 400 قبل مسیح میں آباد ہوا۔

یہ وسطی میکسیکو کا شہر CHOLULA ہے۔ اس کا شمار بھی دنیا کے قدیم ترین شہروں میں کیا جاتا ہے۔ یہ شہر تقریباً 500 قبل مسیح میں آباد ہوا۔

ترکی کا سب سے بڑا شہر استنبول ہے اور اسے ترکی کے دارالحکومت ہونے کا اعزاز بھی حاصل ہے۔ تقریباً 660 قبل مسیح میں بننے والا یہ قدیم شہر آج بھی ایک پُر رونق شہر سمجھا جاتا ہے۔

اٹلی کا شہر روم بھی دنیا کے ان قدیم ترین شہروں میں سے ایک ہے جو اب بھی اپنی پوری آب و تاب کے ساتھ قائم و دائم ہے۔ یہ شہر تقریباً 753 قبل مسیح میں آباد ہوا۔

تقریباً 1100 قبل مسیح میں آباد ہونے والا شہر XI,AN چین کے قدیم ترین شہروں میں سے ایک ہے۔ لیکن انتہائی قدیم ہونے کے باوجود آج بھی آباد ہے۔

لسبن پرتگال کا سب بڑا شہر اور دارالحکومت بھی ہے۔ یہ قدیم ترین شہر تقریباً 1200 قبل مسیح میں آباد ہوا۔ لیکن اس کی رونق اور چمک دمک کا اندازآپ تصاویر دیکھ کر لگاتے ہیں۔

انڈیا کا VARANASI بھی انتہائی قدیم ترین شہر ہے جتنا کہ پرتگال کا لسبن۔ یعنی یہ بھی تقریباً 1200 قبل مسیح میں ہی وجود میں آیا۔

ایتھنز یونان کا سب سے بڑا شہر اور دارالحکومت بھی ہے۔ یہ انتہائی قدیم ترین شہر 1400 قبل مسیح میں آباد ہوا اور آج بھی گنجان آباد شہر ہے۔

دمشق شام کا ایک انتہائی خوبصورت اور قدیم ترین شہر ہے۔ یہ شہر 1700 قبل مسیح میں آباد ہوا اور وقت کے ساتھ ساتھ اس میں جدت بھی آتی رہی۔

(روزنامہ جنگ 24 مئی 2013ء)

ایم ٹی اے کے اہم پروگرام

17 ستمبر 2013ء

1:30 am	راہ ہدیٰ
6:20 am	افریقن ڈنر 2011ء اور کڈز ٹائم
7:50 am	خطبہ جمعہ 23 نومبر 2007ء
9:55 am	لقاء مع العرب
12:00 pm	خطاب حضور انور برموقع جلسہ سالانہ یوکے 25 جولائی 2008ء
2:00 pm	سوال و جواب 15 اگست 1999ء
4:00 pm	خطبہ جمعہ 13 ستمبر 2013ء
11:30 pm	خطاب حضور انور برموقع جلسہ سالانہ یوکے 2008ء

ربوہ میں بارش سے موسم خوشگوار ہوگیا

16 ستمبر کو صبح 2 بجے کے قریب ربوہ میں بڑی دیر کے بعد گرج چمک کے ساتھ موسلا دھار بارش ہوئی اور تیز ہوا بھی چلتی رہی۔ جس کی وجہ سے موسم کافی خوشگوار ہوگیا ہے۔

ربوہ میں طلوع و غروب 17 ستمبر

طلوع فجر	4:31
طلوع آفتاب	5:51
زوال آفتاب	12:03
غروب آفتاب	6:15

احمد ٹریولز انٹرنیشنل
گورنمنٹ لائسنس نمبر 2805
یادگار روڈ ربوہ
اندرون و بیرون ہوائی ٹکٹوں کی فراہمی کیلئے رجوع فرمائیں
Tel:6211550 Fax 047-6212980
Mob:0333-6700663
E-mail:ahmadtravel@hotmail.com

VOLTA-OSAKA PHOENIX EXIDEX TOKYO FB AGS MILLT
دیسی بیٹریاں 6 ماہ کی گارنٹی کے ساتھ تیار کی جاتی ہیں
مین ڈیلر
مرحبا بیٹری سنٹر
ریلوے روڈ ربوہ
طالب دعا: حفیظ احمد 0333-6710869
عابد محمود 0333-6704603

خواتین اور بچیوں کے مخصوص امراض کیلئے
الحمید ہومیو کلینک اینڈ سٹورز
ہومیو فزیشن ڈاکٹر عبدالحمید صابر (ایم۔اے)
عمر مارکیٹ نزد اقصیٰ چوک ربوہ فون: 0344-7801578

امتیاز ٹریولز انٹرنیشنل
(بالمقابل ایوان محمود ربوہ)
گورنمنٹ لائسنس نمبر 4299
اندرون ملک اور بیرون ملک ٹکٹوں کی فراہمی کا ایک با اعتماد ادارہ
TeL:047-6214000,Fax:047-6215000
Mob:0333-6524952
E_mail:imtiaztravels@hotmail.com

Best Return of your Money
گل احمد، الکرم، لان، چکن، ڈیزائنر سوٹس
نیز مردانہ اچھی ورائٹی بھی دستیاب ہے
انصاف کلاتھ ہاؤس
ریلوے روڈ ربوہ فون شوروم: 047-6213961

GERMAN
جرمن لینگویج کورس
for Ladies
047-6212432
0304-5967218

FR-10

نئے سیزن کی سیل کا آغاز
مردانہ سیل: صرف -/350 اور -/450 روپے میں شوز
بچوں کی سیل: صرف -/250 روپے میں شوز
لیڈیز سیل: Buy One & Get One free
(ایک جوڑا شوز کے ساتھ ایک مفت)
مس کولیکشن
اقصیٰ روڈ ربوہ

Deals in HRC,CRC,EG,P&O,Sheets &Coil
JK STEEL
Lahore

البشیرز
معروف قابل اعتماد نام
بیج
جیولرز اینڈ بیگ
ریلوے روڈ گلی نمبر 1 ربوہ
نئی ورائٹی نئی جدت کے ساتھ زیورات و ملبوسات
اب بچوں کے ساتھ ساتھ ربوہ میں با اعتماد خدمت
پروپرائٹرز: ایم بشیر الحق اینڈ سنز، شوروم ربوہ
0300-4146148
فون شوروم چوک 047-6214510- 049-4423173

بلال فری ہومیو پیتھک ڈسپنسری
بانی: محمد اشرف بلال
اوقات کار:
موسم سرما: صبح 9 بجے تا $4\frac{1}{2}$ بجے شام
وقفہ: 1 بجے تا $1\frac{1}{2}$ بجے دوپہر
ناغہ بروز اتوار
86۔ علامہ اقبال روڈ، گڑھی شاہو لاہور
ڈسپنسری کے متعلق تجاویز اور شکایات درج ذیل ای میل ایڈریس پر بھیجیے
E-mail:bilal@cpp.uk.net

پلاٹ برائے فروخت
شریف ڈینٹل کلینک اقصیٰ روڈ ربوہ والی پراپرٹی دس مرلہ
رابطہ: 0044208874484
00447825538494

تاج نیلام گھر
ہر قسم کا پرانا گھریلو اور دفتری سامان کی خرید و فروخت کیلئے تشریف لائیں۔ مثلاً: فرنیچر، کراکری، A-C، فریج، کارپٹ، جوسر گرائنڈر اور کوئی بھی سکریپ
رحمن کالونی ڈگری کالج روڈ
پروپرائٹر: شاہد محمود
03317797210
047-6212633

عمر اسٹیٹ اینڈ بلڈرز
لاہور میں جائیداد کی خرید و فروخت کا با اعتماد ادارہ
278-H2 مین بلیوارڈ جوہر ٹاؤن لاہور
04235301547-48
چیف ایگزیکٹو چوہدری اکبر علی
03009488447:
E-mail:umerestate@hotmail.com

The Vision of Tomorrow
New Haven Public School
Multan Tel :061-6779794

الفضل روم کولر اینڈ گیزر
ہمارے ہاں کولر گیزر، واٹر کولر، واٹر پمپس، سٹیبلائزر، رائل فین، پاک فین اور بھی فین کی مکمل ورائٹی
نیز اعلیٰ کوالٹی کے یو پی ایس تیار اور بیٹریاں بھی دستیاب ہیں ہر قسم کی ریپرنگ کا کام تسلی بخش کیا جاتا ہے
فیکٹری اینڈ شوروم 265-16/B-1 کالج روڈ نزد اکبر چوک ٹاؤن شپ لاہور
042-35114822,35118096,03004026760

گلٹیاں و رسولیاں
ایک ایسی دوا جس کے تین ماہ تک استعمال سے خدا کے فضل سے جسم کے کسی بھی حصے میں موجود گلٹیاں، رسولیاں ہمیشہ کیلئے ختم ہو جاتی ہیں۔
عطیہ ہومیو میڈیکل ڈسپنسری اینڈ لیبارٹری
ساہیوال روڈ نصیر آباد رحمن ربوہ: 0308-7966197